شادی بیاہ پر میوزک چلانے کا کام یا کرائے پر دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ساؤنڈ سسٹم کی دکان بنائی ہے اور خود ساؤنڈ آپریٹنگ بھی کرلیتا ہے، وہ صرف دینی محافل میں اپنا ساؤنڈ سسٹم لیکر جاتا ہے، ابھی شادیوں کا سیزن چل رہا ہے تو لوگ اس کے پاس آتے ہیں کہ ہمیں شادی پر مہندی کی رات میوزک چلانے کے لئے اپنا ساؤنڈ سسٹم کرایہ پر دیں اور ساؤنڈ آپریٹنگ کرنے کے لئے خود بھی ساتھ آئیں تاکہ آپ کے ساؤنڈ سسٹم کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہو، ہم آپ کو ایک رات کی اُجرت دینگے، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا زید شادی بیاہ پر میوزک چلانے کے لئے خود اجیر بن سکتا ہے؟ اور اس کام کے لئے اپنا ساؤنڈ سسٹم کرایہ پر دے سکتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شادی بیاہ یا اس کے علاوہ کسی بھی موقع پر میوزک چلانا اور سننا شرعاً ناجائز وحرام اور گناہ کا کام ہے کہ مروجہ گانے مزامیر (آلاتِ موسیقی) پر مشتمل ہوتے ہیں، اور قرآن وحدیث میں مزامیر سے منع فرمایا گیا ہے، یہاں تک کہ حدیث پاک میں ہے کہ گانے سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے، صورتِ مذکورہ میں چونکہ زید کا شادی بیاہ پر میوزک چلانے کے لئے بطور ساؤنڈ آپریٹر اجیر بننا معصیت پر اجارہ کرنے اور معصیت پر تعاون کرنے جیسے گناہوں پر مشتمل ہے، لہٰذا زید کا شادی بیاہ پر میوزک چلانے کے لئے اجیر بننا شرعاً ناجائز وحرام اور گناہ کا کام ہے، نیز اس کام سے حاصل ہونے والی کمائی بھی زید کے لئے حلال نہیں ہوگی کہ ناجائز کام سے ملنے والی اجرت حلال نہیں ہوتی۔

اور جہاں تک ساؤنڈ سسٹم کرایہ پر دینے کا تعلق ہے تو ساؤنڈ سسٹم معصیت (میوزک وغیرہ) وغیرِ معصیت (دینی محافل وغیرہ) دونوں طرح کے کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور شرعی اُصول یہ ہے جب کوئی چیز معصیت وغیرِ معصیت دونوں کے لئے استعمال ہوتی ہو تو اس کو ایسے شخص کے ہاتھ بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز نہیں ہوتا، جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ اس کو معصیت کے لئے ہی استعمال کرے گا، کیونکہ یہ معاصی پر اعانت کرنا ہوگا اور معاصی پر اعانت کرنا شرعاً ناجائز وگناہ ہے، لہٰذا صورتِ مذکورہ میں چونکہ زید کو معلوم ہے کہ شادی بیاہ پر ساؤنڈ سسٹم معصیت کے لئے ہی استعمال ہوگا، اس لئے زید کا شادی بیاہ پر میوزک چلانے کے لئے ساؤنڈ سسٹم کرایہ پر دینا شرعاً جائز نہیں۔

تنبیہ: نکاح نہ صرف سنت ہے، بلکہ انسان کے فطری تقاضوں کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ بہت بڑی نعمت بھی ہے، اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ نکاح اور شادی کے تمام تر معاملات کو اسلامی طریقہ کار کے مطابق سرانجام دیں اور ہر اس چیز سے بچیں، جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔

میوزک اور مزامیر کی مذمت کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 21، سورۃ لقمان، آیت نمبر 6)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر ابنِ کثیر میں ہے: "قال ابن عباس وجابر وعكرمة وسعيد بن جبير ومجاهد ومكحول وعمرو بن شعيب وعلي بن نديمة وقال الحسن البصري: نزلت هذه الأية (وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ) في الغناء والمزامير" ترجمہ: حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت عکرمہ، حضرت سعید بن جبیر، حضرت مجاہد، حضرت مکحول، حضرت عمرو بن شعیب اور علی بن ندیمہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت گانے اور مزامیر کے متعلق نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد 6، صفحہ 331، مطبوعہ دار طیبۃ للنشر والتوزیع)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت میں "لَهْوَ الْحَدِیْثِ" سے متعلق ممتاز مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔" (صراط الجنان فی تفسیر القرآن، جلد 07، صفحہ 475، مکتبۃ المدینہ کراچی)

گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد کی حدیثِ پاک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان الغناء ينبت النفاق في القلب" ترجمہ: گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (سنن ابی داود، باب کراھیۃ الغناء والمزامیر، جلد 07، صفحہ 287، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

گناہ پر تعاون نہ کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾ ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔ (القرآن الکریم، پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 2)

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت امام ابو بکر احمد بن علی جَصَّاص رازی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 370ھ/980ء) لکھتے ہیں: "نهي عن معاونة غيرنا على معاصي الله تعالى" ترجمہ: (اس آیتِ مبارکہ میں) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 2، صفحہ 381، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

محیط برہانی، بحر الرائق شرح کنز الدقائق، فتح القدیر اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: والنظم للاول: ”الاعانة علی المعاصی والفجور والحث علیها من جملة الکبائر“ ترجمہ: گناہوں اور فسق و فجور کے کاموں پر مدد کرنا اور اس پر ابھارنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (المحیط البرھانی، جلد 08، صفحہ 312، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

معاصی پر اجارہ کے ناجائز ہونے کے متعلق شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 483ھ/1090ء) لکھتے ہیں: ”ولا تجوز الاجارة علیٰ شیئ من الغناء والنوح والمزامیر والطبل وشیئ من اللھو لأنه معصیة والاستئجار علی المعاصی باطل، فان بعقد الاجارة یستحق تسلیم المعقود علیه شرعاً ولا یجوز ان یستحق علی المرء فعل به یکون عاصیاً شرعاً“ ترجمہ: اور گانے باجے، نوحہ، مزامیر، طبل بجانے اور کسی بھی لہو و لعب کے کام پر اجارہ جائز نہیں، کیونکہ یہ گناہ ہے اور گناہوں پر اجارہ کرنا باطل ہے، کیونکہ عقدِ اجارہ کے سبب معقود علیہ (جس چیز پر اجارہ کیا گیا ہے) کو سپرد کرنے کا شرعاً استحقاق ثابت ہو جاتا ہے اور یہ جائز نہیں کہ کسی شخص پر ایسے فعل کا استحقاق ثابت ہو جس سے وہ شرعاً گنہگار ہو جائے۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 16، صفحہ 38، دار المعرفہ، بیروت)

ناجائز کام کرنے پر ملنے والی اجرت کے حرام ہونے کے متعلق علامہ شیخی زادہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1078ھ/1667ء) لکھتے ہیں: ”لا یجوز اخذ الاجرة علی المعاصی کالغناء والنوح والملاھی۔۔۔ وان اعطاه الاجر وقبضه لا یحل له“ ترجمہ: گناہ کے کاموں پر اجرت لینا جائز نہیں، جیسے گانے باجے، نوحہ اور تمام لہو و لعب کے کام۔ اور اگر کسی نے اجرت دی اور اس نے قبضہ کر لیا تو وہ اجرت اس کے لیے حلال نہیں۔ (مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، جلد 02، صفحہ 384، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”حرام فعل کی اجرت میں جو کچھ لیا جائے، وہ بھی حرام کہ اجارہ نہ معاصی پر جائز ہے، نہ اطاعت پر۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 187، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جس چیز سے گناہ کیا جا سکتا ہو، اسے ایسے شخص کو بیچنا کہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ یہ اس سے گناہ کرے گا، جائز نہیں، علامہ علاؤ الدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: ”ویکره تحریما بیع السلاح من أھل الفتنة إن علم لأنه إعانة علی المعصیة“ ترجمہ: ایسوں کو اسلحہ بیچنا مکروہ تحریمی ہے، جن کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس سے فتنہ پھیلائیں گے، کیونکہ انہیں بیچنا، گناہ کے کام پر مدد کرنا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الجہاد، باب البغاۃ، جلد 04، صفحہ 268، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

جد الممتار علی رد المحتار میں ہے: ”ان الشئی اذا صلح فی حد ذاته لان یستعمل فی معصیة وفی غیرھا ولم یتعین للمعصیة فلم یکن بیعه اعانة علیھا لاحتمال ان یستعمل فی غیر المعصیة وانما یتعین بقصد القاصدین والشک لا یؤثر“ ترجمہ: بیشک جب کوئی چیز فی نفسہ معصیت اور غیرِ معصیت میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو اور گناہ کے لیے متعین نہ ہو تو اسے بیچنا معصیت پر مدد

نہیں ہے، کیونکہ احتمال ہے کہ وہ غیرِ معصیت میں استعمال ہو، **تعین تو ارادہ کرنے والوں کے ارادے سے ہوتا ہے** اور شک کی کوئی تاثیر نہیں۔ (جد الممتار علی رد المحتار، جلد 7، صفحہ 75، 76، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0136

تاریخ اجراء: 13 جمادی الاولی 1447ھ/05 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net